مصنف: حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی
احمد یار خاں نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

کتاب الایمان - کبائر و علامات نفاق - وسوسہ - تقدیر - عذاب قبر - الاعتصام (قرآن و سنت کو مضبوطی سے پکڑنا) -
کتاب العلم - طہارت - موجبِ وضو - استنجا - مسواک - وضو کی سنتیں - وضو - غسل - جنبی - پانی کا بیان - نجاست -

موزہ پر مسح - تیمم - مسنون غسل - حیض - مستحاضہ - کتاب الصلوٰۃ - اوقات - تعجیل - فضائل نماز - اذان - اذان کے فضائل - مساجد - ستر

اَلحَمدُ لِلّٰہِ خَالِقِ الاَرضِ وَالسَّمٰوٰت

کہ

جلد اوّل

از کتاب لاجواب مُفیدِ شیخ و شاب مسمّٰی بہ

مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ المصابیح

تاریخی نام

مصنف حضرت حکیم الامت ذوالمراتب مولانا الحاج مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ گجرات

صاحبزادہ اقتدار احمد خاں مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

يَّغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ

شفق غائب ہونے سے پہلے [۱] اور عشاء پڑھی تہائی رات گذرنے کے بعد اور فجر پڑھی خوب اجالا ہونے پر پھر فرمایا کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والا وہ شخص بولا میں ہوں یارسول اللہ تو فرمایا کہ تمہارے نماز کے اوقات اس کے درمیان ہیں جو تم نے دیکھا [۲] (مسلم) دوسری فصل روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوبار حضرت جبریل نے بیت اللہ کے پاس میری امامت کی [۳] تو مجھے ظہر پڑھائی جبکہ سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کی برابر ہوا [۴] اور مجھے عصر پڑھائی جبکہ

ذکر ہے اگرچہ وقت عصر آفتاب غروب تک رہتا ہے مگر حضور نے سورج زرد پڑنے سے پہلے آج عصر پڑھی کراہت سے بچنے کے لئے۔

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ وقت مغرب سورج ڈوبنے سے شروع ہو کر شفق غائب ہونے تک رہتا ہے یہ ہی قول ہمارے امام اعظم کا ہے امام شافعی و مالک علیہما الرحمۃ کے نزدیک وقت مغرب صرف ڈالے مغرب کی بقدر ہے یہ حدیث ہمارے امام کی قوی دلیل ہے رضی اللہ عنہ [۲] پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہاں بعض نمازوں کے مستحب وقتوں کا ذکر ہے اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ وقت مستحب کی ابتداء وانتہا یہ ہے لہذا احادیث پر کوئی اعتراض نہیں [۳] یعنی شب معراج کے سویرے جبریل امین نے دو دن مجھے نماز پڑھائی سب سے پہلے ظہر پڑھائی خیال رہے کہ حضرت جبریل حضور کے استاد نہیں بلکہ خادم ہیں یہ نماز پڑھانا پیغام الٰہی پہنچانے کیلئے تھا یہ عملی رسالت تھی جو ادا کی اور کبھی مقتدی امام سے افضل ہوتا ہے حضور نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے نماز فجر پڑھی حالانکہ حضور نبی تھے وہ امتی نیز اس روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نفل والے کے پیچھے فرض نماز درست ہے کیونکہ آج یہ نمازیں حضرت جبریل پر فرض ہو گئی تھیں جب رب نے انہیں یہ حکم دیا تو فرض ہو گئیں، یہ واقعہ بیت اللہ کے دروازے سے متصل ہوا جہاں اب بھی لوگ نفل پڑھتے ہیں یہاں حوض کی طرح جگہ بنی ہے غسل کعبہ کے وقت یہاں ہی آب زمزم بھرا جاتا ہے، یہ بھی خیال رہے کہ حضرت جبریل کی یہ تعلیم امت کے لئے تھی نہ کہ حضور کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز کا طریقہ اس کے اوقات اول سے ہی جانتے تھے پہلی وحی جب آئی تو آپ غار حرا میں معتکف تھے نیز معراج کو جاتے وقت بیت المقدس میں سارے رسولوں کو نماز پڑھا کر گئے پھر بیت المعمور میں سارے فرشتوں کو نماز پڑھائی وہ تو نبیوں اور فرشتوں کے امام ہیں مگر امت کو تعلیم احکام کے نزول کے بعد ہوتی ہے [۴] یعنی اس دن آفتاب ڈھلنے پر انسان کا سایہ جوتے کے تسمہ کے برابر تھا کیونکہ گرمی کا موسم تھا یہ سایہ موسموں کے لحاظ سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے خیال رہے کہ یہاں سایہ سے مراد عام انسانوں کا سایہ ہے نہ کہ حضور کا سایہ نہ حضرت جبریل کا کہ یہ دونوں نور ہیں نور کا سایہ نہیں ہوتا، حضور کا سایہ نہ تھا اگرچہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱؎ حضرت عمر نے ان سے کہا کہ جو کہتے ہو سمجھ کے کہو اے عروہ ۲؎ وہ بولے میں نے بشیر ابن ابی مسعود کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے ابی مسعود کو سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ۳؎ کہ اترے حضرت جبریل انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ساتھ نماز پڑھی پھر انکے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں گناتے تھے ۴؎ (مسلم بخاری)

۵؎ یعنی معمول سے زیادہ دیر سے پڑھی عمر ابن عبدالعزیز خلفاء میں سے پانچویں خلیفہ برحق ہیں (مرقات) پانچواں اس لئے کہا گیا کہ حضرت امام حسن نے خلافت سے دستبرداری کرلی تھی آپ کے حالات پہلے بیان ہوچکے ہیں۔

۱؎ سبحان اللہ کیا ادب ہے حضرت عروہ نے یہ نہ کہا کہ حضور کو نماز پڑھائی بلکہ یوں کہا کہ آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھ کر دکھائی حضرت عروہ عائشہ صدیقہ کے بھانجے اور حضرت اسماء کے فرزند ہیں آپ کے باغ کے کنوئیں کا پانی فقیر نے بھی پیا ہے ۲؎ یعنے اے عروہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت جبریل حضور سے آگے کھڑے ہوں رب تو فرماتا ہے لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تمہاری یہ خبر مجھے قرآن کے خلاف معلوم ہوتی ہے ۳؎ خیال رہے کہ حضرت عروہ ابن زبیر خود بھی صحابی ہیں مگر پھر بھی اسناد سے حدیث بیان کی مقصد یہ ہے کہ میں نے حضور سے خود بھی یہ حدیث سنی ہے میرے علاوہ اور صحابہ نے بھی سنی اور ان سے دوسرے مسلمانوں نے بھی غرضکہ بطور گواہی یہ اسناد پیش کی ورنہ جب صحابی خود حضور سے حدیث سن لیں تو انہیں اسناد کی ضرورت نہیں ۴؎ حضرت عروہ نے اس جگہ نماز کے اوقات کا ذکر نہ کیا کیونکہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز کو اس پر تو کوئی شبہ نہ تھا، انہیں شبہ یہ تھا کہ حضرت جبریل حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز کیونکر پڑھا سکتے ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم تو امام الاولین والآخرین ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کو جاتے ہوئے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، بیت المقدس میں ان مقتدیوں میں حضرت جبریل و میکائیل بلکہ سارے براتی فرشتے اس معراج والے دولہا (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے تھے آج حضرت جبریل امام کیسے ہوگئے؟ اس لئے اسناد سے صرف نماز پڑھانے کا واقعہ عرض کیا ہم پہلے عرض کرچکے ہیں کہ معراج کی نماز نمازِ عشق تھی نہ کہ نمازِ شرعی اور نہ گذشتہ نبی یہ نماز نہ پڑھتے کہ بعد وفات احکام شرعیہ ختم ہوجاتے ہیں اور یہ نمازِ تعلیم تھی اور احکام شرعیہ لانے والے حضرت جبریل تھے عشق حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) نے حضرت جبریل امین کو سکھایا اور شریعت کے احکام حضرت جبریل علیہ السلام لائے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ۔

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوٰتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[۱] حضرت عمر نے ان سے کہا کہ جو کہتے ہو سمجھ کے کہو اے عروہ [۲] وہ بولے میں نے بشیر ابن ابی مسعود کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے ابی مسعود کو سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا [۳] کہ اترے حضرت جبریل انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ساتھ نماز پڑھی پھر انکے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں گنا تے تھے [۴] (مسلم بخاری)

[۵] یعنی معمول سے زیادہ دیر سے پڑھی عمر ابن عبدالعزیز خلفاء میں سے پانچویں خلیفہ برحق ہیں (مرقات) پانچواں اس لئے کہا گیا کہ حضرت امام حسن نے خلافت سے دستبرداری کرلی تھی آپ کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

[۱] سبحان اللہ کیا ادب ہے حضرت عروہ نے یہ نہ کہا کہ حضور کو نماز پڑھائی بلکہ یوں کہا کہ آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھ کر دکھائی حضرت عروہ عائشہ صدیقہ کے بھانجے اور حضرت اسماء کے فرزند ہیں آپ کے باغ کے کنوئیں کا پانی فقیر نے بھی پیا ہے [۲] یعنی اے عروہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت جبریل حضور سے آگے کھڑے ہوں رب تو فرماتا ہے لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تمہاری یہ خبر مجھے قرآن کے خلاف معلوم ہوتی ہے [۳] خیال رہے کہ حضرت عروہ ابن زبیر خود بھی صحابی ہیں مگر پھر بھی اسناد سے حدیث بیان کی مقصد یہ ہے کہ میں نے حضور سے خود بھی یہ حدیث سنی ہے میرے علاوہ اور صحابہ نے بھی سنی اور ان سے دوسرے مسلمانوں نے بھی غرضکہ بطور گواہی یہ اسناد پیش کی ورنہ جب صحابی خود حضور سے حدیث سن لیں تو انہیں اسناد کی ضرورت نہیں [۴] حضرت عروہ نے اس جگہ نماز کے اوقات کا ذکر نہ کیا کیونکہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز کو اس پر تو کوئی شبہ نہ تھا، انہیں شبہ یہ تھا کہ حضرت جبریل حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز کیونکر پڑھا سکتے ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم تو امام الاولین والآخرین ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کو جاتے ہوئے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، بیت المقدس میں ان مقتدیوں میں حضرت جبریل ومیکائیل بلکہ سارے براتی فرشتے اس معراج والے دولہا (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے تھے آج حضرت جبریل امام کیسے ہو گئے؟ اس لئے اسناد سے صرف نماز پڑھانے کا واقعہ عرض کیا ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ معراج کی نماز نماز عشق تھی نہ کہ نماز شرعی اور نہ گذشتہ نبی پر نماز نہ پڑھتے کہ بعد وفات احکام شرعیہ ختم ہو جاتے ہیں اور یہ نماز تھی اور احکام شرعیہ لانے والے حضرت جبریل تھے عشق حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) نے حضرت جبریل امین کو سکھایا اور شریعت کے احکام حضرت جبریل علیہ السلام لائے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ۔